# مغرب میں بڑھتی ہوئی مسلم آبادی

رضی الدین سیّد

کم بچے خوشحال گھرانہ'' یہ ہماری حکومتوں کا بہت پرانا نعرہ ہے' حکومتی افراد نے اپنی مغربی تعلیم اور مغربی ہدایات کے تحت' تحدیدِ آبادی کے بارے میں زندگی بھر جو کچھ پڑھا یا سنا ہے' اسے وہ پوری قوت کے ساتھ ملک میں نافذ کرنے کے درپے ہیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ یہ حضرات اس موضوع کے دوسرے (اسلامی) رخ کا مطالعہ کرنا بالکل پسند نہیں کرتے' حالانکہ کسی بھی اہم موضوع کے مثبت اور منفی دونوں رُخ پائے جاتے ہیں۔ ''کم بچے خوشحال گھرانے'' کا یہ نعرہ مختصر ہو کر اب ایک نئے نعرے یعنی '' بچے دو ہی اچھے'' میں تبدیل ہو گیا ہے' جس کا مطلب ہے کہ کسی خاندان کو دو بچوں کے بعد تیسرے بچے کی خواہش نہیں کرنی چاہیے' یہ کم و بیش وہی نعرہ ہے جو مغربی طاقتوں نے چین میں بھی لگا دیا ہے یعنی فی گھرانہ ایک بچہ' واضح رہے کہ چین میں دوسرے بچے کی پیدائش قابل تعزیر جرم ہے' ایک اطلاع کے مطابق چین میں فیملی پلاننگ کے تحت ۲۰۰۵ء تک چالس کروڑ پیدائشوں کو روکا گیا ہے جو بذات خود ایک بہت بڑا اخلاقی جرم ہے' اس وقت چین میں اوسطاً ہر جوڑے کے پاس 1 یا 2 بچے ہیں جب کہ ۱۹۷۰ء میں وہاں فی جوڑا 6 بچے ہوا کرتے تھے۔ (نوائے وقت کراچی 4 مئی 2006ء)

اس طرح چین جس کی وسیع آبادی سے ساری دنیا سہمی رہتی تھی' مغرب آج وہاں بھی نقب لگانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ آبادی میں کمی کا نعرہ سب سے پہلے یہودیوں نے لگایا تھا جنہوں نے اس مقصد کے لیے مالتھس کو اپنا نمائندہ بنایا' اس کی تفصیل یہ ہے کہ یہودی جو دنیا کی سب سے چھوٹی مذہبی اقلیت ہیں اور جن کی آبادی فی الوقت بھی ڈیڑھ کروڑ سے زائد نہیں ہے' انہیں آج سے ڈیڑھ سو سال قبل تک عیسائی دنیا بری طرح تباہ و برباد کر رہی تھی۔ یہودیوں کا خون بہانا ان کے نزدیک ایک مستحسن اور قابل ثواب کام تھا' کیونکہ بہت سارے دیگر جرائم کے علاوہ وہ انہیں اپنے پیغمبر کا قاتل اور ریاست کے اندر سازشیں کرنے والا گردانتے تھے' اس بنیاد پر عیسائیوں نے ان کی بستیوں کی بستیاں آگ اور خون کی نذر کی ہیں اور ان کے مرد و خواتین کو زندہ درگور کیا ہے۔ یہودیوں کے بڑوں نے عیسائی انتقام اور اپنی آبادی کے زمین سے مٹ جانے کے خوف سے پھر تمام صورت حال کا بغور جائزہ لیا اور بشمول دوسرے اقدامات کے انہوں نے تحدید آبادی کا نظریہ پیش کیا (کتاب تالمود (Zohar II, 64,b) میں دیا گیا ہے کہ '' اگر یہ عیسائی اپنی آبادی اسی طرح سے بڑھاتے رہے تو ہمارے لیے اپنا وجود قائم رکھنا مشکل ہو جائے گا' کیونکہ وہ کتوں کی طرح (افزائش) نسل کرتے ہیں''۔ انہوں نے عیسائیوں کو خوفزدہ کیا

کہ آنے والی صدی میں یہ زمین انسانوں سے لبالب ہوجائے گی اور لوگ بھوک اور فاقہ کشی سے جان دینے لگیں گے۔ اس نعرے سے یہودیوں کا مقصد اپنے ازلی دشمن کو آبادی کے لحاظ سے کمزور کرنا تھا' اس کے بعد عیسائی دنیا اس نعرے کی اسیر ہوگئی اور اس پر نہ صرف اپنے ہاں عمل کروایا بلکہ جبراً اس کا نفاذ ساری دنیا میں بھی کروایا۔ اس مقصد کے لیے مسلم دنیا خصوصی طور پر ان کا ہدف تھی کیونکہ پیغمبر اسلام ﷺ سے یہودیوں اور عیسائیوں دونوں کو عداوت رہی ہے۔

ہمارے حکمران چونکہ بنیادی طور پر لادینی نظریئے کے حامل اور مغربی طاقتوں کے تنخواہ دار ایجنٹ رہے ہیں' لہٰذا آبادی منصوبہ بندی' درآمدی نظریئے کو انہوں نے جی جان سے قبول کرلیا اور مسلم مملکتوں میں اس کے نفاذ کے لیے وہ ایڑی چوٹی کے ساتھ مصروف ہوگئے۔

عیسائی دنیا نے یہودیوں کی اس سازش کو چونکہ نہیں سمجھا تھا' اس لیے آج اتفاق سے وہاں وہی نتائج کے سامنے آرہے ہیں' جیسا کہ یہودی قوم کو مالتھس کے نظریئے سے توقع تھی' کہ عیسائی مملکتوں میں آبادی آج اتنی گھٹ گئی ہے کہ وہاں خطرے کا الارم بج چکا ہے' دسیوں قسم کے خطرے ہیں جو آج وہاں کے حکمرانوں اور دانشوروں کو آئندہ محض چند برسوں میں درپیش نظر آرہے ہیں۔ عیسائی دنیا میں فی زمانہ آبادی حقائق اور ان کے موہوم خطرات کے بعض چونکا دینے والی حقیقتیں ہیں جو ہم ذیل میں قارئین کے سامنے پیش کررہے ہیں :

☆ برطانوی ماہرین اپنے ملک میں خطرناک حد تک کم شرح پیدائش سے انتہائی پریشان ہیں (روزنامہ اسلام کراچی 25-02-2006) کیونکہ وہاں ملک چلانے کے لئے مطلوبہ افراد موجود نہیں ہیں۔

☆ آئندہ تین دہائیوں میں (یعنی 2030ء تک) جاپان یورپ اور امریکہ میں بچوں کے چچا' ماموں اور پھوپھا نہیں ہوں گے بلکہ ان کے رشتے دار صرف دادا اور پردادا ہوں گے کیونکہ وہاں بچوں (بھائی بہنوں) کی پیدائش خطرناک حد تک گرگئی ہے۔ (معارض فیچر سروس 16-05-2001)

☆ 2040ء تک برطانیہ میں عیسائی آبادی 72 فیصد سے گھٹ کر صرف 32 فیصد رہ جائے گی۔ (نوائے وقت کراچی 6-9-05)

☆ جاپان کا معاشرہ اس وقت ایک ایسا معاشرہ کہلا رہا ہے جو بچوں سے خالی ہے کیونکہ وہاں شرح پیدائش تیزی سے گر گئی ہے۔ جاپانی خواتین کی انجمنوں کا کہنا ہے کہ معاشرے کا عمومی رویہ بچے پیدا کرنے کے حق میں نہیں۔

(کائنات' نوائے وقت کراچی 5-12-2004)

☆ جاپان میں اگر بچوں کی شرح پیدائش موجودہ 1.29 فیصد کے حساب سے برقرار رہی تو 3300ء تک پوری جاپانی قوم دنیا سے ختم ہوجائے گی۔ (معارف فیچر سروس 16-02-06 بحوالہ ٹائم میگزین 16-01-2006)

☆ روس میں شرح پیدائش آج 1.03 فیصد ہے جب کہ 1980 کی دہائی میں یہ 2.3 تھی۔ (نیوز ویک 4-11-2006)

☆ فرانس میں ایک خاتون پر بچوں کی تعداد آج 1.9 جب کہ آبادی میں اضافے کے لیے اسے 2.07 ہونا چاہئے (معارف فیچر سروس 16-10-2005' بحوالہ ٹائم میگزین 3-10-2005) گویا فرانس کی شرحِ پیدائش کو اس وقت موجودہ سے ڈیڑھ گنا زیادہ ہونا چاہیئے۔

☆ فرانس میں زیادہ بچے پیدا کرنے والی ماؤں کیلئے پرکشش مراعات کا اعلان کیا گیا ہے کیونکہ وہاں شرح پیدائش خطرناک حد تک گرگئی ہے جو شرحِ اموات سے بھی کم ہے۔ (اسلام کراچی (05-09-25)

☆ آسٹریلیا میں بھی کم سن لڑکیوں کے حاملہ ہوجانے کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے اور بچے کی پیدائش پر انہیں بونس دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ پہلے انہیں 2100 امریکی ڈالر فی بچہ دیئے جائیں گے جسے بڑھا کر بعد میں 3500 امریکی ڈالر کردیا جائے گا۔ (نوائے وقت کراچی 2004-06-30)

☆ دنیا میں 2050ء تک ہر تین میں سے ایک فرد بوڑھا ہوگا۔ 2050 تک جاپان' آسٹریلیا' نیوزی لینڈ' یورپ اور جنوبی امریکہ میں سالانہ دس لاکھ افراد کی کمی ہوگی جب کہ اس سال تک جاپان میں 80 فیصد آبادی بوڑھوں پر مشتمل ہوگی۔ (روزنامہ عوام کراچی 2005-03-08ء بحوالہ رپورٹ اقوام متحدہ)

☆ چین کے ایک صوبے گوانگ ڈونگ میں حکومت نے فی خاندان ایک بچے کی خلاف ورزی کے جرم میں خواتین کے 20 ہزار حمل ضائع کروادیئے۔ (نوائے وقت کراچی اے این پی 01-8-9)

آبادی میں کمی کے جو حقائق ہم نے اوپر بیان کیئے ہیں' آبادی منصوبہ بندی کا وہ صرف ایک پہلو ہیں۔ یعنی کام کرنے والے ہاتھوں کی شدید کمی' لیکن اس کا دوسرا پہلو بھی اہمیت کا حامل ہے' اور وہ یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ میں مقامی عیسائی آبادی کا تناسب تیزی سے کم اور مسلم آبادی کا تناسب تیزی سے زیادہ ہورہا ہے' مغرب اس وقت افزائش نسل کے موڈ میں بالکل نہیں ہے۔ اگرچہ تحدید آبادی کا اثر مسلمانوں پر بھی پڑا ہے لیکن اس کے باوجود ایک مسلم خاندان میں آج بھی تین چار بچے تو ہوتے ہی ہیں' یوں آبادی کا تناسب از خود مسلمانوں کے حق میں جارہا ہے۔ دوسری طرف مغرب میں افرادِ کار کی شدید قلت کے باعث 57 اسلامی ممالک سے مسلم نوجوانوں کی مغرب میں تیزی سے آمد کے باعث بھی وہاں مسلمانوں کی آبادی عیسائیوں سے بڑھ رہی ہے یا کم از کم ان کے برابر آرہی ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ اپنے ہاں مسلمانوں کی آمد کو روک نہیں سکتے' کیونکہ انہیں اپنا کاروبارِ ریاست بھی چلانا ہے۔ یوں آبادی کے لحاظ سے وہ دوطرفہ دباؤ میں ہیں' وہاں کے دانشور' صحافی' پروفیسرز اور حکمران سب واویلا مچارہے ہیں کہ اگر آبادی کا یہ فرق اسی طرح القتار ہا تو عیسائی افراد خود اپنے ہی ممالک میں اقلیت بن کر رہ جائیں گے۔ ملاحظہ ہوں مندرجہ ذیل خبریں :

☆ ایک اطالوی صحافی اوریانا فلاسی نے اپنا تجزیہ پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ 20 سالوں کے اندر اندر 30 تا 40 فیصد تک نصف درجن یورپی شہری مسلمان ہوجائیں گے اور اسلام کی ایک کالونی بن جائیں گے۔ اس نے کہا کہ اس کی اصل وجہ یورپ میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی ہے۔ (ڈان کراچی' مضمون 2005-03-13)

☆ ایک خبر کے مطابق آج یورپی یونین کے اہم رکن فرانس میں مسلمانوں کی آبادی 50 لاکھ (یعنی یورپ میں سب سے بڑی مسلم آبادی) اور جرمنی میں 35 لاکھ ہے۔ آئندہ چند عشروں میں یورپ کے کئی بڑے شہروں کے مسلم اکثریتی شہر بننے کا امکان ہے۔ (نوائے وقت کراچی 2005-06-19)

☆ یورپ میں اشاعت اسلام کی رفتار اگر یہی رہی تو آئندہ پچیس برسوں میں مسلمانوں کی تعداد وہاں 6 کروڑ سے تجاوز کرجائے گی (واضح رہے کہ اکثر یورپی ممالک کی آبادی بمشکل 5 تا 6 کروڑ ہے)۔ یورپی یونین میں ہی ترکی کی

شمولیت کی مخالفت کی ایک بڑی وجہ اس کی مسلم آبادی ہے جس کے باعث یورپی یونین کی مسلم آبادی عیسائی آبادی سے بڑھ جائے گی۔ (جنگ کراچی 07-02-16 'بحوالہ ایک فرانسیسی جریدہ)

☆ برطانوی پالیسی ساز ادارے کرسچن ریسرچ کے مطابق اگلے پندرہ برس (یعنی 2022ء تک) میں برطانیہ کے 4 ہزار چرچ بند ہو جائیں گے۔ (نوائے وقت' کراچی 2007-03-15)

☆ مشہور مستشرق برنارڈ لیوس نے پیشگوئی کی ہے کہ 21 ویں صدی کے اختتام (یعنی 2090 تا 2100) تک سارا یورپ مسلم اکثریتی علاقہ بن جائے گا۔ (نوائے وقت کراچی 05-06-19)

مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی و بنیاد پرستی کا جو عالمی پرپیگنڈہ ہو رہا ہے' اس سے خیر کا بھی ایک پہلو برآمد ہوا ہے' اسکے نتیجے میں مغرب میں اسلام کو سمجھنے اور پھر قبول کرنے کا رجحان بڑھا ہے۔ اس وقت جاپان سمیت امریکہ اور یورپ میں مقامی عیسائی آبادی کے قبول اسلام کے واقعات تیزی سے رونما ہو رہے ہیں جس میں ان کے نمایاں اور ممتاز افراد بھی شامل ہیں۔

☆ نوائے وقت کی ایک خبر کے مطابق یورپی نوجوانوں میں اسلام سے دلچسپی کا رجحان بہت بڑھا ہے' اس لئے یورپی ممالک کو اندیشہ ہے کہ وہاں یورپ میں اسلامی انقلاب کی آواز زیادہ بلند ہو جائے گی۔ (2005-06-19)

☆ فرانس اور برطانیہ میں گذشتہ دس برسوں کے اندر ایک لاکھ سے زیادہ مقامی افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔
(جنگ کراچی 2007-02-16 بحوالہ ایک فرانسیسی جریدہ)

☆ امریکی عیسائیوں میں قرآن پاک کے مطالعے کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔
(نوائے وقت کراچی' روزنامہ اسلام 2005-06-04)

☆ امریکہ میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ ہے جب کہ ہر سال 6 فیصد کے حساب سے 20 ہزار لاطینی امریکی اسلام قبول کر رہے ہیں۔ (نوائے وقت کراچی 05-2-7' اسلام کراچی 2005-02-9) واضح رہے کہ شمالی امریکہ میں لاطینی امریکیوں کی بھی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔

☆ فرانس میں مساجد کی تعداد ۴۰۰۰ تک پہنچ گئی ہے' تحقیقی ادارے ''اسلام آرکائیوز سنٹرل انسٹی ٹیوٹ'' نے تخمینہ پیش کیا ہے کہ 2046ء تک مسلمان جرمنی کی اکثریتی آبادی بن جائیں گے۔ گلاسکو یونیورسٹی برطانیہ میں مذہبی مطالعے کی پروفیسر نکول بورگ کا کہنا ہے کہ وہ تنہا گلاسگو کے علاقے میں ۱۲۰۰ ایسے افراد کو جانتی ہے جنہوں نے عیسائیت ترک کر کے اسلام قبول کیا ہے۔ (نوائے وقت کراچی 2007-03-5۔

☆ آسٹریلیا کی ایک نومسلم خاتون عائشہ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ یہاں ہر ہفتے آپ کو ملک بھر سے نئے لوگوں کے مسلمان ہو جانے کی خبریں سنائی دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آسٹریلیا میں مسلمان ہونے والی 80 فیصد تعداد خواتین کی ہوتی ہے۔ (اسلام اور آسٹریلیا پر ایک مضمون از پال لمبا تھا کس' جنگ سنڈے میگزین 2007-4-29)

مغرب میں مسلمانوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کا ایک لازمی نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ عیسائیوں کی تہذیب وثقافت پر بھی مسلمانوں کی تہذیب وثقافت اثر انداز ہو رہی ہے' یورپ اور امریکہ کے ہر بڑے شہر میں مسجدوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور بلند ہوتے ہوئے مینار جابجا اسلامی اثرات کو نمایاں کر رہے ہیں۔ وہاں سڑکوں پر اسکارف پہنی خواتین اور داڑھی

ٹوپی والے مرد زیادہ نظر آنے لگے ہیں۔ دوکانوں پر عربی اور دوسری مشرقی زبانوں کے بورڈ بھی بہت آویزاں نظر آتے ہیں۔ اردو اور عربی اخبارات و رسائل کی اشاعت میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔ مسلم آبادی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے باعث اب وہاں مقامی اور ریاستی حکومتوں میں مسلم شخصیات کی تعداد بڑھ رہی ہے جب کہ ایوانِ عام اور ایوانِ بالا میں بھی مشرقی ونو مسلم افراد سیٹیں حاصل کر رہے ہیں۔ حال ہی میں امریکی سینٹ میں ایک نومسلم فرد نے قرآن پاک پر حلف اٹھانے کا تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے۔ نوائے وقت کراچی کی 21-05-2007 کی ایک خبر کے مطابق فرانس میں پہلی بار ایک مسلمان خاتون وزیر نے حکومت میں شمولیت اختیار کی ہے۔ ان خاتون کا تعلق شمالی افریقہ سے ہے۔ لہٰذا جیسے جیسے ان ممالک میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ اسی حساب سے مرکزی حکومتوں اور سینٹ و کانگریس میں ان کی نمائندگی کا تناسب بھی بڑھتا چلا جائے گا۔

اصول تناسب کے تحت مسلم آبادی کے پھیلاؤ کے سبب مغرب میں عملی، دعوتی اور بنیاد پرست نوجوانوں کی تعداد میں بھی پھیلاؤ آئے گا۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ پیدا ہونے والی ساری کی ساری اولاد ملحد و بے دین ہو بلکہ ان میں بھی داعی اور مجاہد بچے پیدا ہوں گے جو ظاہر ہے کہ معاملات کو اپنے ہاتھوں میں بھی لینے کی کوشش کریں گے۔

لہٰذا مغرب جو یہ خدشہ ظاہر کر رہا ہے کہ عنقریب عیسائی دنیا اپنے ہی اکثریتی علاقوں میں اقلیت بن کر رہ جائے گی اور مسلمان وہاں غالب آجائیں گے تو اسمیں کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہے، اس پہلو سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ یورپی خواتین میں بچے پیدا کرنے کے رجحان میں اضافہ کیا جائے اور وہ ایک بار پھر سے اپنی آبادی کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ لیکن مغربی مرد و عورت اپنی آزادی و عیش میں اب اتنے آگے جا چکے ہیں کہ وہاں سے پلٹ کر آنا ان کے بس میں نہیں رہا، لہٰذا ظاہر ہے کہ پھر وہاں مسلمان ہی اکثریت میں آئیں گے اور وہی آگے جا کر وہاں کی باگ ڈور سنبھالیں گے۔ یہ کام تو ہو کر رہنا ہے کیونکہ یہ ایک طے شدہ خدائی منصوبہ ہے۔

اللہ نے یہ کہیں نہیں کہا ہے کہ اسلامی انقلاب کا سورج پاکستان، سعودیہ، مصر یا مشرقِ وسطیٰ ہی سے طلوع ہوگا۔ اسلام کو تو بہر حال غالب آنا ہے، لہٰذا اسلامی انقلاب ممکنہ طور پر امریکہ، برطانیہ اور فرانس وغیرہ میں بھی برپا ہو سکتا ہے۔ ہماری یہ پیشین گوئی ہو سکتا ہے کہ صد فی صد درست نہ ہو تاہم اس میں حقیقت کی ایک رمق ضرور دیکھی جا سکتی ہے۔ اور بہت جلد مغرب کی اعلیٰ ٹیکنالوجی، اسلحہ اور مہارت مسلمانوں کو از خود حاصل ہو جائے گی کیونکہ ان کے ایجاد کرنے اور برتنے والے افراد خود ہی مسلمان ہو چکے ہوں گے۔ اللہ کے منصوبے نے عالم کفر کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔

اسی موقعہ پر نبی کریم ﷺ کی یہ ہدایت بہتر طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ تم زیادہ بچے پیدا کرنے والی خواتین سے شادیاں کرو، میں قیامت میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔

ہمارے مغرب نواز حکمران آبادی منصوبہ بندی کی جس مہم کو روبکار لانے کے درپے ہیں، وہ عالمِ اسلام کے ساتھ بہت بڑی حماقت کر رہے ہیں، مغرب نے آبادی منصوبہ بندی کے جس نعرے کو کل ایک شافی حل کے طور پر اپنایا تھا، آج وہ اسی کے گلے کا پھندا بن گیا ہے، بقول اقبال۔

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ خودکشی کرے گی بنے گا شاخِ نازک پہ جو آشیانہ، ناپائیدار ہوگا

☆......☆......☆